خواتین کا طریقۂ نماز

تالیف : عبدالرؤف سکھروی

دارالاشاعت
اردو بازار، کراچی ـ فون ۲۶۳۱۸۶۱

خواتین کا طریقہ نماز

اس کتابچہ میں خواتین کا مکمل طریقہ نماز لکھا گیا ہے
اور دلائل سے اس کو ثابت کیا گیا ہے

تالیف

عبدالرؤف سکھروی

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم
کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصدیق

حضرت مولانا سبحان محمود صاحب دامت برکاتہم ناظم دارالعلوم کراچی۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ. اما بعد

احقر نے عزیزی مولوی عبدالرؤف سلمہ کا ترتیب دیا ہوا رسالہ ''خواتین کا طریقہ نماز'' پر سرسری نظر ڈالی۔ ماشاء اللہ عزیز موصوف نے اس رسالہ میں عورتوں کے نماز پڑھنے کا مفصل طریقہ تحریر کردیا ہے۔ مردوں کی نماز کا تفصیلی طریقہ تو عام طور پر مل جاتا ہے، لیکن عورتوں کی نماز کا مفصل طریقہ عموماً نہیں ملتا۔ اس لحاظ سے یہ رسالہ بہت مفید اور کارآمد ہے، اور مستند و معتبر ہے۔ اب خواتین کو یہ رسالہ سامنے رکھ کر اپنی اپنی نماز درست کرنی چاہئے اور یہ رسالہ ہر گھر میں ہونا چاہئے تاکہ

فریضہ نماز سنت کے مطابق ادا ہو اور بارگاہ الٰہی میں باعث قبول ہو۔

دل سے دعا ہے اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس محنت کو قبول فرمائیں اور نافع بنائیں۔ آمین۔

(حضرت مولانا) سبحان محمود
خادم حدیث وناظم دار العلوم کراچی نمبر ۱۴

نوٹ

جو احباب اس کتاب کو فی سبیل اللہ صدقہ جاریہ کے طور پر یا ایصال ثواب کے لئے چھپوا کر تقسیم کرنا چاہتے ہوں، وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

دار الاشاعت
اردو بازار۔ ایم اے جناح روڈ
کراچی۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

نماز بہت اہم عبادت ہے۔ اس کو سنت کے مطابق ٹھیک ٹھیک ادا کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ لیکن ہم اپنی یہ ذمہ داری پوری نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے اکثر ہماری نمازیں خلاف سنت ادا ہوتی ہیں اور انوار سنت سے خالی رہتی ہیں۔ پھر عام لوگوں کو خصوصاً خواتین کو سنت کے مطابق نماز ادا کرنے کا طریقہ بھی معلوم نہیں، اس لئے بھی ہماری نمازیں صحیح طریقے سے ادا نہیں ہوتیں۔ اگر ذرا سی توجہ کرلیں اور توجہ دے کر نماز کا صحیح طریقہ سیکھ لیں اور اس کی عادت ڈال لیں تو جتنے وقت میں ہم آج نماز پڑھتے ہیں، اتنے ہی وقت میں وہ نماز

سنت کے مطابق ادا ہوگی، بلکہ اور سہولت سے ادا ہوگی اور اس کا اجر و ثواب بھی کہیں زیادہ ہوگا۔ لہذا! محترم جناب مولوی اشتیاق احمد صاحب مدظلہ کی فرمائش پر یہاں نماز کے متعلق چند منتخب حدیثیں اور خواتین کی نماز کا مکمل طریقہ تفصیل سے تحریر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہم سب کے لئے مفید بنائیں اور اس کے مطابق اپنی نمازیں درست کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

ناچیز
عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ
۲۵ محرم، ۱۴۱۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اطاعت اور محبت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۔ (سورۃ الحشر، آیت نمبر ۷)

ترجمہ:۔ اور رسول اللہ ﷺ تم کو جو کچھ دیا کریں، اسے لے لیا کرو اور جس چیز سے منع کر دیا کریں، اس سے رک جایا کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورہ آل عمران، آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ اے نبی! آپ لوگوں سے کہہ دیجئے، اگر تم واقعی اللہ

تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اس پر اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائیں گے اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے، نہایت مہربان ہیں۔

پہلی آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ماننا ضروری ہے اور دوسری آیت سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہونا حضور ﷺ کی پیروی کرنے پر موقوف ہے۔ بس یوں سمجھیں کہ ہماری نجات اور فلاح رسول کریم ﷺ کی اطاعت کرنے میں ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے: ''میری ساری امت جنت میں جائے گی، مگر جس نے انکار کردیا۔'' عرض کیا گیا: ''اے اللہ کے رسول! کون انکار کرے گا؟'' ارشاد فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے (گویا) انکار ہی کیا۔ (بخاری)

ایک جگہ ارشاد ہے: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا، جب تک اس کی خواہش اس دین کے تابع نہ ہو جائے۔ جس کو میں لے کر آیا ہوں۔ (مشکوٰۃ)

اور آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو نماز کے بارے میں بہت تاکیدی حکم دیا ہے اور اس کا اہتمام کرنے والوں کے لئے بڑی بشارتیں دی ہیں اور نہ پڑھنے والوں کے لئے ہولناک عذاب اور وبال بیان فرمایا ہے۔ لہٰذا مذکورہ آیات و احادیث کی روشنی میں نماز کے متعلق حضور اکرم ﷺ کے ارشاد پڑھیے، عمل کیجئے اور فلاح پایئے۔

بشارتیں اور خوشخبریاں

گناہ معاف ہونا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم

ﷺ سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں پر سے گر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی۔ اس کے پتے اور بھی گرنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! مسلمان بندہ جب اخلاص سے اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے درخت سے گر رہے ہیں۔ (مشکوۃ شریف)

حضرت ابوذرؓ جناب نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: بتاؤ! اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا ہو، کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ نے عرض کیا کہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ جل شانہ ان کی وجہ سے گناہوں کو زائل فرما دیتے ہیں۔ (مشکوۃ)

ابو مسلم کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوامامہؓ کی خدمت میں

حاضر ہوا۔ وہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ سے ایک صاحب نے آپ کی طرف سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز پڑھے تو حق تعالیٰ جل شانہ اس دن وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے ہوں اور وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس کے کانوں سے صادر ہوئے ہوں اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں، سب کو معاف فرمادیتے ہیں۔ تو حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ مضمون نبی اکرم ﷺ سے کئی مرتبہ سنا ہے۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے آدم کی اولاد! اٹھو اور جہنم کی اس آگ کو جسے تم نے اپنے (گناہوں کی بدولت) اپنے اوپر جلانا شروع کردیا ہے، بجھاؤ۔ چنانچہ (دیندار لوگ) اٹھتے

ہیں، وضو کرتے ہیں، ظہر کی نماز پڑھتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے گناہوں کی (صبح سے ظہر تک) مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح پھر عصر کے وقت، پھر مغرب کے وقت، پھر عشاء کے وقت (غرض ہر نماز کے وقت یہی صورت ہوتی ہے۔) عشاء کے بعد لوگ سونے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد اندھیرے میں بعض لوگ برائیوں (زنا کاری، بدکاری وغیرہ) کی طرف چل دیتے ہیں اور بعض لوگ بھلائیوں (نماز، وظیفہ، ذکر وغیرہ) کی طرف چلنے لگتے ہیں۔ (الترغیب)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان آدمی فرض نماز کا وقت آنے پر اس کے لئے اچھی طرح وضو کرے، پھر پورے خشوع اور اچھے رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کرے تو وہ نماز اس کے واسطے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی، جب تک کہ وہ کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ

ہوا ہو، اور نماز کی یہ برکت اس کو ہمیشہ ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی۔ (مسلم شریف)

فائدہ:۔ ان احادیث سے واضح ہوا کہ نماز ایسا مبارک عمل ہے جس کے ذریعہ نماز پڑھنے والے کے گناہ معاف ہوتے رہتے ہیں اور گناہوں کی گندگی دھلتی رہتی ہے۔ لیکن نماز کی یہ تاثیر اور برکت اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ نمازی کبیرہ گناہوں سے آلودہ نہ ہو، کیونکہ کبیرہ گناہوں کی نجاست اتنی غلیظ ہوتی ہے کہ اس کا ازالہ صرف توبہ ہی سے ہوسکتا ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ چاہے تو یونہی معاف فرمادے۔ بہر حال نماز کا اہتمام کرنا چاہئے۔ نماز گناہوں کی معافی کا اہم ذریعہ ہے۔

شہید سے پہلے جنت میں جانا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک قبیلہ کے دو شخص ایک ساتھ مسلمان ہوئے۔ ان میں سے ایک صاحب جہاد

فتح کر چکے تو لوگوں نے اپنے مال غنیمت کو نکالا، جس میں متفرق سامان تھا اور قیدی تھے اور خرید و فروخت شروع ہو گئی (کہ ہر شخص اپنی ضروریات خریدنے لگا، دوسری زائد چیزیں فروخت کرنے لگا) اتنے میں ایک صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آج کی اس تجارت میں اس قدر نفع ہوا کہ ساری جماعت میں سے کسی کو بھی اتنا نفع نہ مل سکا۔ حضور ﷺ نے تعجب سے پوچھا کہ کتنا کمایا؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضور! میں سامان خریدتا اور بیچتا رہا، جس میں تین سو اوقیہ (اس کی مقدار اس زمانہ کے لحاظ سے تقریباً ساڑھے ۳۶ کلوگرام چاندی ہے) چاندی نفع میں بچی۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں بہترین نفع کی چیز بتاؤں؟ انہوں نے عرض کیا: حضور! ضرور بتائیں۔ ارشاد فرمایا کہ فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل۔ (ابوداؤد)

نماز چھوڑنا گھر لٹنے کے برابر ہے

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی، وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ (الترغیب)

تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو۔ ایک نماز جب اس کا وقت ہو جائے، دوسرے جنازہ جب تیار ہو جائے، تیسرے بے نکاحی عورت جب اس کے جوڑ کا خاوند مل جائے۔ (الترغیب)

دس باتوں کی وصیت

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس ﷺ نے

دس باتوں کی وصیت فرمائی:

(۱) یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، گو تو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔

(۲) والدین کی نافرمانی نہ کرنا، گو وہ تجھے اس کا حکم کریں کہ بیوی کو چھوڑ دے یا سارا مال خرچ کر دے۔

(۳) فرض نماز جان کر نہ چھوڑنا۔ جو شخص فرض نماز جان کر چھوڑ دیتا ہے، اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے۔

(۴) شراب نہ پینا کہ یہ برائی اور فحاشی کی جڑ ہے۔

(۵) اللہ کی نافرمانی نہ کرنا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا غضب اور قہر نازل ہوتا ہے۔

(۶) لڑائی میں نہ بھاگنا، چاہے سب ساتھی مر جائیں۔

(۷) اگر کسی جگہ وبا پھیل جائے، جیسے طاعون وغیرہ تو وہاں سے نہ بھاگنا۔

(۸) اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا۔

(۹) تنبیہ کے واسطے ان پر سے لکڑی نہ ہٹانا۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ سے ان کو ڈراتے رہنا۔ (الترغیب)

حضور ﷺ کی آخری وصیت

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ آخر وقت میں جب زبان مبارک سے پورے لفظ نہیں نکل رہے تھے، اس وقت بھی حضور اقدس ﷺ نے نماز اور غلاموں کے حقوق کی تاکید فرمائی تھی۔ حضرت علیؓ سے بھی یہی منقول ہے کہ آخری کلام حضور اقدس ﷺ کا نماز کی تاکید اور غلاموں کے بارے میں اللہ رب العزت سے ڈرنے کا حکم تھا۔ (الجامع الصغیر)

فائدہ:۔ احادیث سے کس قدر نماز کی تاکید اور اہمیت معلوم ہو رہی ہے اس لئے نماز کی بے حد فکر کرنی چاہئے اور وقت پر ادا کرنے کا خیال رکھنا چاہئے۔

عتاب اور عذاب

نماز نہ پڑھنا کفر کے برابر ہے

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملا دیتا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ بندہ کو کفر سے ملانے والی چیز صرف نماز چھوڑنا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ (الترغیب)

بے نمازی کا کافروں کے ساتھ حشر

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے نماز کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہوگی اور نجات کا سبب ہوگی اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے، اس کے لئے قیامت کے دن

نہ نور ہوگا اور نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ۔ اس کا حشر فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (الترغیب)

فرض نماز نہ پڑھنے پر سر کچلنا

حضرت سمرۃ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا معمول تھا کہ (صبح کی نماز کے بعد) صحابہؓ سے دریافت فرماتے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کوئی دیکھتا تو بیان کر دیتا (اور آپ ﷺ اس کی تعبیر بیان فرما دیتے) ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے حسب معمول دریافت فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ اس کے بعد لمبا خواب ذکر فرمایا، جس میں جنت، دوزخ اور اس میں مختلف قسم کے عذاب لوگوں کو ہوتے ہوئے دیکھے۔ منجملہ ان کے

ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا ہے اور اس زور سے پتھر مارا جاتا ہے کہ وہ پتھر لڑھکتا ہوا دور جا پڑتا ہے۔ اتنے میں اس کو اٹھایا جاتا ہے، وہ سر ویسا ہی ہو جاتا ہے تو دوبارہ اس کو زور سے مارا جاتا ہے۔ اسی طرح اس کے ساتھ برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے دونوں ساتھیوں سے دریافت فرمایا کہ یہ کون شخص ہے تو انہوں نے بتایا کہ اس شخص نے قرآن شریف پڑھا تھا اور اس کو چھوڑ دیتا تھا اور فرض نماز چھوڑ کر سو جاتا تھا۔ (الترغیب)

دو کروڑ اٹھاسی لاکھ سال جہنم میں جلنا

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز کو قضا کر دے، گو وہ بعد میں پڑھ بھی لے، پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا۔ اور ایک حقب کی مقدار اسی برس ہوتی ہے اور ایک برس تین سو

ساٹھ دن کا اور قیامت کا ایک دن ایک ہزار برس کے برابر ہوگا۔(اس حساب سے ایک حقب کی مقدار دو کروڑ اٹھاسی لاکھ ۲۸۸۰۰۰۰۰ برس ہوئی۔) (مجالس الابرار صفحہ ۲۶۵ مجلس ۱۵)

نمازی پر پانچ انعام

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے، حق تعالیٰ شانہ پانچ طرح سے اس کا اکرام و اعزاز فرماتے ہیں:

(۱) ایک یہ کہ اس پر سے رزق کی تنگی ہٹادی جاتی ہے۔

(۲) دوسرے یہ کہ عذاب قبر ہٹادیا جاتا ہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ قیامت کے دن اس کے اعمال نامے اس کے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے (جن کا حال سورۃ الحاقہ میں مفصل مذکور ہے کہ جن لوگوں کے اعمال نامے داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے وہ نہایت خوش وخرم ہر شخص کو

دکھاتے پھریں گے۔)

(۴) چوتھے یہ کہ پل صراط پر سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے۔

(۵) پانچویں یہ کہ حساب سے محفوظ رہیں گے۔

بے نمازی کو پندرہ قسم کا عذاب

اور جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے، اس کو پندرہ طریقہ سے عتاب ہوتا ہے۔ پانچ طرح دنیا میں اور تین طرح سے موت کے وقت اور تین طرح قبر میں اور تین طرح قبر سے نکلنے کے بعد۔

دنیا کے پانچ عذاب

دنیا کے پانچ عذاب یہ ہیں:

(۱) اول یہ کہ اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی۔

(۲) دوسرے یہ کہ صلحاء کا نور اس کے چہرے سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ اس کے نیک کاموں کا اجر ہٹا دیا جاتا ہے۔

(۴) چوتھے اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

(۵) پانچویں یہ کہ نیک بندوں کی دعاؤں میں اس کا استحقاق نہیں رہتا۔

موت کے وقت تین عذاب

موت کے وقت تین عذاب یہ ہیں:

(۱) اول ذلت سے مرتا ہے۔

(۲) دوسرے یہ کہ بھوکا مرتا ہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ پیاس کی شدت میں موت آتی ہے۔ (اگر سمندر بھی پی لے تو پیاس نہیں بجھتی۔)

قبر کے تین عذاب

قبر کے تین عذاب یہ ہیں:

(۱) اول قبر اس پر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں۔

(۲) دوسرے قبر میں آگ جلا دی جاتی ہے۔

(۳) تیسرے قبر میں ایک سانپ اس پر ایسی شکل کا مسلط ہوتا ہے جس کی آنکھیں آگ کی ہوتی ہیں اور ناخن لوہے کے، اتنے لمبے کہ ایک دن پورا چل کر ان کے ختم تک پہنچا جائے۔ اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے میرے رب نے تجھ پر مسلط کیا ہے کہ تجھے صبح کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے آفتاب نکلنے تک مارے جاؤں اور ظہر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے عصر تک مارے جاؤں اور پھر عصر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے غروب تک اور

مغرب کی نماز کی وجہ سے عشاء تک اور عشاء کی نماز کی وجہ سے صبح تک مارے جاؤں۔ جب وہ ایک دفعہ اس کو مارتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ مردہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے۔ اسی طرح قیامت تک اس کو عذاب ہوتا رہے گا۔

قبر سے نکلنے پر تین عذاب

اور قبر سے نکلنے کے بعد تین عذاب یہ ہیں:

(۱) ایک حساب سختی سے کیا جائے گا۔

(۲) دوسرے حق تعالیٰ شانہ کا اس پر غصہ ہوگا۔

(۳) تیسرے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ یہ کل چودہ ہوئے۔ ممکن ہے پندرہواں بھول سے رہ گیا ہو۔

اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس کے چہرے پر تین سطریں لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ پہلی سطر اللہ کے حق کو ضائع کرنے والے، دوسری سطر اللہ کے غصہ کے ساتھ مخصوص، تیسری سطر

جیسا کہ تو نے دنیا میں اللہ کے حق کو ضائع کیا، آج تو اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔ (فضائل نماز)

خشوع وخضوع

نماز میں خشوع وخضوع کی بہت تاکید ہے۔ اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور خشوع اس کو کہتے ہیں کہ نمازی نماز کے اندر اپنے اختیار سے دھیان اللہ کی طرف رکھے یا جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے، اس کے الفاظ یا معنی کی طرف توجہ رکھے۔ اپنے اختیار سے دھیان ادھر ادھر نہ لے جائے۔ البتہ غیر اختیاری طور پر دھیان بھٹکنا خشوع کے خلاف نہیں ہے اور خضوع اس کو کہتے ہیں کہ نماز ادا کرنے کے دوران نمازی پر سکون واطمینان کی کیفیت قائم رہے اور تمام ارکان سکون ووقار سے ادا ہوں، عجلت اور جلد بازی نہ کی جائے۔ لیجئے! اب احادیث طیبہ سے خشوع وخضوع کی اہمیت ملاحظہ کیجئے۔

نمازکی دعا اور بددعا

حضرت انسؓ سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد مروی ہے کہ جو شخص نمازوں کو اپنے وقت پر پڑھے، وضو بھی اچھی طرح کرے، خشوع و خضوع سے بھی پڑھے، کھڑا بھی پورے وقار سے ہو، پھر اسی طرح رکوع وسجدہ بھی اچھی طرح اطمینان سے کرے، غرض ہر چیز کو اچھی طرح ادا کرے تو وہ نماز نہایت روشن اور چمکدار بن کر جاتی ہے اور نمازی کو دعا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ تیری بھی ایسی ہی حفاظت کرے جیسے تو نے میری حفاظت کی۔

اور جو شخص نماز کو بری طرح پڑھے، وقت کو بھی ٹال دے، وضو بھی اچھی طرح نہ کرے، رکوع وسجدہ بھی اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز بری صورت سے سیاہ رنگ میں بددعا دیتی ہوئی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی ایسا ہی برباد کرے جیسا تو

نے مجھے ضائع کیا۔ اس کے بعد وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ (الترغیب)

نماز میں سکون

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی والدہ حضرت ام رومانؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھ رہی تھی۔ نماز میں ادھر ادھر جھولنے لگی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دیکھ لیا تو مجھے اس زور سے ڈانٹا کہ میں (ڈر کی وجہ سے) نماز توڑنے کے قریب ہوگئی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو اپنے تمام بدن کو سکون سے رکھے، یہود کی طرح ہلے نہیں۔ بدن کے تمام اعضاء کا نماز میں بالکل سکون سے رہنا نماز کے پورا ہونے کا جزو ہے۔ (الجامع الصغیر)

عذاب سے حفاظت

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے سنا کہ جو قیامت کے دن پانچوں نمازیں ایسی لے کر حاضر ہوا کہ ان کے اوقات کی بھی حفاظت کرتا رہا اور وضو کا بھی اہتمام کرتا رہا ہو، اور ان نمازوں کو خشوع و خضوع سے پڑھتا رہا ہو تو حق تعالیٰ شانہ نے عہد فرمالیا ہے کہ اس کو عذاب نہیں دیا جائے گا اور جو ایسی نمازیں نہ لے کر حاضر ہو، اس کے لئے کوئی وعدہ نہیں۔ چاہے اپنی رحمت سے معاف فرمادیں، چاہے عذاب دیں۔ (الترغیب)

بدترین چور

حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بدترین چوری کرنے والا وہ شخص ہے جو نماز سے

بھی چوری کرلے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! نماز میں کس طرح چوری کرے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے نہ کرے۔ (الترغیب)

خشوع اٹھ جانا

حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے اس امت سے نماز کا خشوع اٹھایا جائے گا۔ تو دیکھے گا کہ (بھری مسجد میں) ایک شخص بھی خشوع سے نماز پڑھنے والا نہ ہوگا۔

مذکورہ تمام احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ نماز نہایت پابندی سے پڑھنی چاہئے اور کامل طریقہ سے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنی چاہئے۔ لیجئے! اب آپ نماز کا کامل طریقہ پڑھئے اور اپنی نمازیں درست کیجئے۔ ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھی آگے آنے والے طریقہ کو پڑھ کر اس

کے مطابق اپنی اپنی نمازیں درست کریں اور لڑکیوں کی نماز بھی صحیح کریں اور کبھی کبھی اپنی نماز اس کے مطابق جانچتے رہا کریں۔

خواتین کے طریقہ نماز کا ثبوت

خواتین کا طریقہ نماز آگے آ رہا ہے۔ اس سے پہلے ایک سوال اور تفصیلی جواب لکھا جاتا ہے، جس میں خواتین کے طریقہ نماز کا مردوں کے طریقہ نماز سے جدا ہونا احادیث طیبہ اور آثار صحابہؓ سے ثابت کیا گیا ہے اور یہ اس بناء پر لکھا جا رہا ہے کہ اکثر غیر مقلد مسلمانوں کو خصوصاً خواتین کو یہ تاثر دیتے رہتے ہیں کہ عورتوں اور مردوں کے نماز ادا کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ چنانچہ ان کی غیر مقلد عورتیں مردوں کی طرح نمازیں ادا کرتی ہیں اور یہ محض ناواقفیت پر مبنی ہے۔ لہذا اس تفصیلی وضاحت کے بعد غیر مقلد عورتوں کو ان احادیث و آثار

کی پیروی کرنی چاہئے اور حق کو قبول کرنا چاہئے۔ اور حنفی مذہب رکھنے والی خواتین کو پورا اطمینان رکھنا چاہئے کہ ان کا طریقہ بالکل صحیح ہے اور شریعت کے مطابق ہے۔ لیجئے سوال و جواب پڑھئے۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لڑکی حنفی مسلک سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کا شوہر غیر مقلد ہے اور وہ اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ تم مردوں کی طرح نماز پڑھا کرو۔ عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں کی نماز کے طریقے کے مطابق ہے، کیونکہ عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں سے جدا ہونا بالکل ثابت نہیں ہے۔ اب آپ بتائیے کہ حنفی لڑکی کو شوہر کے مطابق اپنی نماز مردوں کی طرح پڑھنی چاہئے یا نہیں؟ اور حنفی بیوی کو غیر مقلد شوہر کا مذکورہ حکم ماننا ضروری ہے یا نہیں؟ اور نیز حنفی مسلک میں عورت کی نماز کا طریقہ مردوں کی نماز کے طریقے سے جدا ہونا احادیث سے ثابت ہے یا نہیں؟ مفصل اور مدلل

جواب دے کر مطمئن فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

احقر عبدالحکیم۔ ڈھرکی، سندھ

الجواب:۔ حامداً ومصلیاً۔ مذکورہ صورت میں اہل حدیث شوہر کا اپنی حنفی بیوی کو مردوں کے طریقہ سے نماز پڑھنے پر مجبور کرنا جائز نہیں، کیونکہ عورتوں کی نماز کا طریقہ بالکل مردوں کی طرح ہونا کسی بھی حدیث سے صراحۃً ثابت نہیں، **بلکہ خواتین** کا طریقہ نماز مردوں کے طریقے سے جدا ہونا بہت سی احادیث اور آثار صحابہؓ وتابعینؒ سے ثابت ہے اور چاروں ائمہ فقہ، امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ اس پر متفق ہیں۔ تفصیل ذیل میں ہے۔

(۱) عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ انہ سئل کیف کان النساء یصلین علی عھد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال کن یتربصن ثم امرن ان یحتفزن

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ خواتین حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں کس طرح نماز پڑھا کرتی تھیں تو انہوں نے فرمایا کہ پہلے چارزانو ہوکر بیٹھتی تھیں، پھر انہیں حکم دیا گیا کہ خوب سمٹ کر نماز ادا کریں۔ (جامع المسانید ج ۱ ص ۴۰۰)

(۲) وعن وائل بن حجر رضی اللّٰہ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا وائل بن حجر! اذا صلیت فاجعل یدیک حذاء اذنیک والمرأۃ تجعل یدیھا حذاء ثدییھا

ترجمہ:۔ حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اکرم ﷺ نے نماز کا طریقہ سکھلایا تو فرمایا کہ اے وائل بن حجر! جب تم نماز شروع کرو تو اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھ چھاتیوں تک اٹھائے۔ (مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۰۳)

(۳) عن یزید بن ابی حبیب ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مرعلی امرأتین تصلیان فقال اذا

سجدتما فضما بعض اللحم الی الارض فان المرأة لیست فی ذلک کالرجل

ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کے بعض حصوں کو زمین سے چمٹا دو، اس لئے کہ اس میں عورت مرد کے مانند نہیں ہے۔ (السنن للبیہقی ص ۲۲۳ ج ۲، اعلاء السنن بحوالہ مراسیل ابی داؤد ص ۱۹ ج ۳)

(۴) عن عبداللّٰہ ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا جلست المرأة للصلوٰة وضعت فخذها علی فخذها الاخری واذا سجدت الصقت بطنها فی فخذیها کاستر مایکون لها وان اللّٰہ تعالیٰ ینظر الیها ویقول یا ملائکتی اشهد کم انی قد غفرت لها

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ

کا ارشاد ہے کہ نماز کے دوران جب عورت بیٹھے تو اپنی ایک ران کو دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ میں جائے تو اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں سے ملا لے، اس طرح کہ اس سے زیادہ سے زیادہ ستر ہو سکے اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! تم گواہ رہو، میں نے اس عورت کی بخشش کر دی۔

(۵) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء (ترمذی ص۸۵ سعید کمپنی مسلم شریف ج۱ ص۱۸۱)

ترجمہ:۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ (اگر نماز کے دوران کوئی ایسا امر پیش آ جائے جو نماز میں حارج ہو تو) مردوں کے لئے یہ ہے کہ وہ تسبیح کہیں اور عورتیں صرف تالی بجائیں۔

(۶) قال ابوبکر بن ابی شیبۃ سمعت عطاء سئل عن المرأۃ کیف ترفع یدیھا فی الصلاۃ قال حذو

ثدييها (وقال ايضا بعد اسطر) لاترفع بذلک يديها كالرجل و اشار فخفض يديه جدا و جمعها اليه جدا وقال ان للمرأة هيئة ليست للرجل (المصنف لابي بكر بن ابی شیبۃ ج ۱ ص ۲۳۹)

ترجمہ:۔ امام بخاریؒ کے استاد ابوبکر بن ابی شیبہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سنا کہ ان سے عورت کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ نماز میں ہاتھ کیسے اٹھائے تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی چھاتیوں تک اور فرمایا: نماز میں اپنے ہاتھوں کو اس طرح نہ اٹھائے جس طرح مرد اٹھاتے ہیں اور انہوں نے اس بات کو جب اشارہ سے بتلایا تو اپنے ہاتھوں کو کافی پست کیا اور ان دونوں کو اچھی طرح ملایا اور فرمایا کہ نماز میں عورت کا طریقہ مردوں کی طرح نہیں ہے۔

(۷) حدثنا ابوالاحوص عن ابی اسحٰق وعن الحارث عن علی رضی اللّٰہ عنه قال اذا سجدت

المرأة فلتحتفز و لتضم فخذيها ۔(بیہقی ج۲ص۲۲۳)

ترجمہ:۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا: جب عورت سجدہ کرے تو سرین کے بل بیٹھے اور اپنی رانوں کو ملا لے۔

عن ابن عباس رضی اللّٰه عنه انه سئل عن صلاۃ المرأة فقال تجتمع و تحتفز

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباسؓ سے عورت کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ (سب اعضاء) کو ملا لے اور سرین کے بل بیٹھے۔

مذکورہ بالا احادیث اور آثار صحابہؓ اور تابعینؒ سے عورتوں کی نماز کا طریقہ مردوں کی نماز سے واضح طور پر مختلف ہونا ثابت ہوا۔ اب اس بارے میں ائمہ فقہ کا مسلک ملاحظہ فرمائیں۔

و فی مذهب الحنفية واما فی النساء فاتفقوا علی ان السنة لهن وضع اليدين علی الصدر استر

لها كما فى البناية وفى المنية المرأة تضعهما تحت ثدييها۔ (السعادیۃ ج۲ص۱۵۶)

والمرأة تنخفض فى سجودها وتلزق بطنها بفخزيها لان ذلك استرلها (وفى موضع آخر) وان كانت امراة جلست على اليتيها اليسرىٰ واخرجت رجليها من الجانب الايمن لانه استرلها...... الخ (ہدایہ ج۱ص۱۱۱)

وفى مذهب المالكية تدب مجافاة اى مباعدة (رجل فيه) اى سجود (بطنه فخذيه) فلا يجعل بطنه عليها ومجافاة (مرفقيه ركبتيه) اى عن ركبتيه ومجافاة ضبعيه اين مافوق المرفق الىٰ الابط جنبيه اى عنهما فجافاة وسطا فى الجميع واما المرأة فتكون منضمة فى جميع احوالها۔ (الشرح الصغیر للدردیر المالکی ج۱ص۳۲۹)

وفی مذهب الشافعية قال النووى (يسن ان يجا فی مرفقيه عن جنبيه ويرفع بطنه عن فخذيه وتضم المرأة بعضها الى بعض (وقال بعد اسطر روى البرء بن عاذب رضى الله عنهما ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا سجد جنح (وروى حنبحى) (والجنح الخاوى وان كانت امرأة ضمت بعضها الىٰ بعض لان ذلك استرلها۔ (شرح المهذب ج ۳ص ۴۰۴)

وفی مذهب الحنابلة وفى المغنى وان صلت امرأة بالنساء قامت معهن فی الصف وسطا قال ابن قدامة فى شرح اذا ثبت فانها اذا صلت بهن قامت فی وسطهن لاتعلم فيه خلافا بين من رأى لها ان تؤمهن ولان المرأة يستحب لها التسترو لذلك لايستحب لها التجا فى...... الخ (ج ۲ص ۲۰۲)

مذکورہ بالا احادیث طیبہ، آثار صحابہؓ وتابعینؒ اور چاروں مذاہب فقہ حقہ کے حضرات فقہاء کی عبارات سے جو عورتوں کی نماز کا مسنون طریقہ ثابت ہوا، وہ مردوں کے طریقہ نماز سے جدا ہے۔ عورتوں کے طریقہ نماز میں زیادہ سے زیادہ پردہ اور جسم سمیٹ کر ایک دوسرے سے ملانے کا حکم ہے اور یہ طریقہ حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک سے آج تک اس امت میں متفق علیہ اور عملاً متواتر ہے۔ آج تک کسی صحابی یا تابعی یا دیگر فقہاء امت کا کوئی ایسا فتویٰ نظر نہیں آیا جس میں عورتوں کی نماز کو مردوں کی نماز کے مطابق قرار دیا ہو۔ نیز خود اکابر اہل حدیث حضرات اس مسئلہ میں مذکورہ بالا احادیث کے مطابق فتویٰ دیتے رہے ہیں۔ چنانچہ مولانا عبدالجبار بن عبداللہ غزنوی (جو بانی جامعہ ابی بکر گلشن اقبال کراچی کے دادا ہیں) اپنے فتاویٰ میں وہ حدیث جو ہم نے کنز العمال اور بیہقی کے حوالے سے نقل کی ہے اس کے بارے میں فرماتے ہیں: "اور

اسی پر تعامل اہل سنت و مذاہب اربعہ وغیرہ چلا آیا ہے۔'' نیز اس کے بعد مختلف کتب مذاہب اربعہ سے حوالہ نقل کرنے کے بعد آخر میں نتیجتاً فرماتے ہیں کہ ''غرض یہ کہ عورتوں کا انضمام (اکٹھی ہوکر) اور انخفاض (سمٹ کر اور چمٹ کر) احادیث و تعامل جمہور اہل علم از مذاہب اربعہ وغیرہم سے ثابت ہے اور اس کا منکر کتب حدیث اور تعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔ واللہ اعلم۔ (حررہ عبدالجبار عفی عنہ)

(فتاویٰ غزنویہ ص ۲۷، ۲۸ فتاویٰ علمائے حدیث ج ۳ ص ۱۴۰۹۰)

جہاں تک اہل حدیث حضرات کے دعویٰ کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں نہ تو ان کے پاس کوئی قرآنی آیت ہے اور نہ کوئی حدیث اور نہ ہی کسی خلیفہ راشد کا فتویٰ۔ البتہ اگر وہ حضرت ام درداء کا اثر استدلال میں پیش کریں جو یہ ہے کہ:

''عن مکحول ان ام الدرداء کانت تجلس فی الصلاۃ کجلسۃ الرجل''

ترجمہ:۔ حضرت ام درداء نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں۔ (المصنف لابن ابی شیبہ ج ا ص ۱۱)

تو اس اثر کے بارے میں عرض یہ ہے کہ اس اثر سے استدلال کرنا کئی وجہ سے درست نہیں۔

(۱) پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اگر چہ حافظ مزیؒ نے ان کو صحابیہ کہا ہے، لیکن دوسرے محدثین و ناقدین نے ان کو تابعیہ شمار کیا ہے۔ لہذا یہ صحابیہ نہیں تابعیہ ہیں اور ایک تابعی کا عمل اگر اصول کے مخالف نہ بھی ہو تب بھی استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

وفی الفتح وعمل التابعی بمفرده ولولم یخالف لایحتج به۔ (ج ۲ ص ۲۵۲)

(۲) بالفرض اگر ان کو صحابیہ بھی مان لیا جائے تو یہ ان صحابیہ کی اپنی رائے ہے اور نہ ہی ان صحابیہ نے کسی اور کو اس کی دعوت دی ہے اور نہ ہی انہوں نے اس فعل پر حضور اکرم ﷺ کا کوئی قول اور نہ ہی کسی خلیفہ راشدؓ کا فتویٰ نقل کیا ہے۔ لہذا

عورتوں کی نماز کے سلسلہ میں امت کے عملی تواتر کے خلاف اس رائے کی پوزیشن ایسی ہی ہے جیسا کہ قرآن حکیم کی متواتر قرأت کے خلاف شاذ قرأت، اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی مسلمان شاذ قرأت کے لئے متواتر قرآن حکیم کی تلاوت نہیں چھوڑتا اور نہ کسی دوسرے مسلمان کو اس کی دعوت دیتا ہے۔

(۳) نیز اگر اس اثر کے الفاظ پر غور سے نظر ڈالی جائے تو اس سے جمہور کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس میں ام درداؓ کی ہیئت جلوس کو مرد کے ہیئت جلوس سے تشبیہ دی گئی ہے، جس سے یہ بات بھی بخوبی واضح ہوتی ہے کہ ام درداء تو مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں، لیکن دوسری صحابیاتؓ اور خواتین کا طریقہ نماز مردوں سے مختلف تھا، جس کا احادیث بالا میں ذکر ہوا۔

اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ اگر یہ اثر قابل استدلال نہیں ہے تو پھر امامؒ نے اس کو اپنی صحیح بخاری میں کیوں ذکر کیا ہے تو یہ شبہ بھی صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ امام بخاریؒ نے اس اثر کو اس

لئے ذکر نہیں کیا کہ اس سے عورتوں کی نماز کے طریقہ پر استدلال کیا جائے، بلکہ صرف اس بات کی تقویت کے لئے ذکر کیا ہے کہ مردوں کے جلوس کی کیفیت نماز میں کیا ہے۔

چنانچہ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں رقمطراز ہیں۔

وعرف من رواية مكحول ان الصغرى التابعية لاالكبرى الصحابية لانه ادرك الصغرى ولم يذكر البخارى اثر ام الدرداء ليحتج به بل للتقوية ...... الخ (ج ۱ ص ۲۵۲)

نیز اگر یہ حضرات صلوا کما رأیتمونی اصلی سے استدلال کریں کہ عورتوں کی نماز مردوں کے مطابق ہے تو یہ استدلال بھی صحیح نہیں۔ اول تو اس جملہ کا سیاق وسباق ایک خاص واقعہ ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک خاص وفد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیس دن قیام کے لئے آیا تھا۔ واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کچھ نصیحتیں فرمائیں، ان میں سے ایک

نصیحت یہ بھی تھی کہ صلوا کما رأیتمونی اصلی۔

بہر حال اگر اس جملہ کو سیاق وسباق سے ہٹ کر دیکھیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس حدیث میں عورت سمیت پوری امت شریک ہے اور پوری امت پر لازم ہے کہ جو طریقہ آنخضرت ﷺ کی نماز کا ہے وہی طریقہ امت کا ہو، لیکن یہ واضح ہو کہ اس عمومیت پر عمل اس وقت تک ہی ضروری ہے جب تک کوئی شرعی دلیل اس کے معارض نہ ہو اور اگر کوئی دلیل خصوص کے بعض عمل یا افراد میں اس حکم کے معارض ہو تو اس دلیل خصوص کی وجہ سے وہ بعض افراد یا وہ عمل اس امر کی تعمیل سے مستثنیٰ ہوں گے۔ چنانچہ ضعفاء اور مریض ان احادیث سے جن میں ان کے لئے تخفیف کی گئی ہے، اور عورتیں ان تمام احادیث سے جن میں ان کو ستر پوشی اور اختفاء کا حکم دیا گیا ہے، اس حکم سے مستثنیٰ ہوں گے۔ لہذا مستثنیات کی موجودگی میں اس جملہ سے عورت اور مرد کی نماز میں مجموعی کیفیت اور طریقہ

پر مطابقت کا استدلال درست نہیں۔ چنانچہ ابن حجر الشافعی نے اس بات کو فتح الباری میں ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

اذا اخذ مفردا عن ذکر سببه وسیاقه اشعر بانه خطاب لامة بان یصلوا کما کان فیقوی الاستدلال به علی کل فعل ثبت انه فعله فی الصلاۃ لکن هذا الخطاب انما وقع لمالک بن الحویرث واصحابه کان یوقعوا الصلاۃ علی الوجه الذی رأوه صلی اللّٰه علیه وسلم یصلیه نعم یشار کهم فی الحکم جمیع الامة بشرط ان یثبت استمراره صلی اللّٰه علیه وسلم علی فعل ذلک الشی المستدل به دائما حتیٰ یدخل تحت الامر ویکون واجبا وبعض ذلک مقطوع باستمراره علیه واما مالم یدل دلیل علی وجود تلک الصلوات التی تعلق الامر بایقاع الصلوۃ علی صفتها فلا نحکم بتناول الامر۔ (ج ۲

ص ۲۳۷)

لہذا احادیث بالا اور فقہاء امت کی تصریحات کے مطابق سنت یہ ہے کہ عورت سمٹ کر سجدہ کرے اور سمٹ کر بیٹھے، ستر کا زیادہ اہتمام کرے، ہاتھ سینے پر رکھے۔ ان سب باتوں میں عورت کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہے اور یہی حق ہے اور اسی پر عمل کرنا چاہئے۔

خواتین کا طریقہ نماز

یہ باتیں یاد رکھئے اور ان پر عمل کا اطمینان کر لیجئے۔

(۱) آپ کا رخ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے۔

(۲) آپ کو سیدھا کھڑا ہونا چاہئے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہئے۔ گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگا لینا مکروہ ہے اور بلا وجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں۔ لہذا اس طرح سیدھی کھڑی ہوں کہ نظر سجدے کی جگہ پر رہے۔

(۳) آپ کے پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب رہے اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ رہیں (پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلاف سنت ہے) دونوں پاؤں قبلہ رخ ہونے چاہئیں۔

(۴) دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگلی کا فاصلہ رکھنا چاہئے۔ (امداد الاحکام)

(۵) خواتین کسی موٹی اور بڑی چادر سے اپنے سارے جسم کو اچھی طرح ڈھانپ لیں، جس میں سر، سینہ، بازو، بانہیں، پنڈلیاں، مونڈھے، گردن وغیرہ سب ڈھکے رہیں۔ ہاں اگر چہرہ یا قدم یا گٹوں تک ہاتھ کھلے رہیں تو نماز ہو جائے گی۔

کیونکہ یہ تینوں چیزیں ستر سے مستثنیٰ ہیں اور اگر یہ بھی ڈھکی رہیں تب بھی نماز ہو جائے گی۔

(۶) نماز کے لئے ایسا باریک دوپٹہ استعمال کرنا جس میں سر، گردن، حلق اور حلق کے نیچے کا بہت سا حصہ نظر آتا ہے،

اسی طرح بازو، کہنیاں اور کلائیاں نہ چھپیں یا پنڈلیاں کھلی رہیں تو ایسی صورت میں نماز بالکل نہیں ہوگی۔ لہذا نماز کے وقت سارے جسم کو چھپانے کا خاص اہتمام کریں۔ اس مقصد کے لئے موٹا دوپٹہ استعمال کریں۔

(۷) اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہا جا سکے تو نماز ہی نہیں ہوگی اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔

(۸) ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑا ہونا مکروہ ہے جنہیں پہن کر انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔

نماز شروع کرتے وقت

(۱) دل میں نیت کرلیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہی ہوں۔ زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

(۲) دونوں ہاتھ دوپٹے سے باہر نکالے بغیر کندھوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔ خواتین کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیں۔

(۳) مذکورہ بالا طریقہ پر ہاتھ اٹھاتے وقت "اللہ اکبر" کہیں، دونوں ہاتھ سینے پر بغیر حلقہ بنائے اس طرح رکھیں کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر آ جائے۔ خواتین کو مردوں کی طرف ناف پر ہاتھ نہ باندھنے چاہئیں۔

کھڑے ہونے کی حالت میں

(۱) اکیلے نماز پڑھنے کی حالت میں پہلی رکعت میں پہلے سبحانک اللھم آخر تک پڑھیں۔ اس کے بعد اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم پڑھیں۔ اس کے بعد بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔ اس کے بعد سورہ فاتحہ

پڑھیں اور جب ولا الضالین کہیں، اس کے بعد فوراً آمین کہیں۔ اس کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کوئی سورت پڑھیں یا کہیں سے بھی تین آیتیں پڑھیں۔

(۲) اگر اتفاقاً امام کے پیچھے ہوں تو صرف سبحانک اللھم پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنیں۔ اگر امام زور سے نہ پڑھ رہا ہو تو زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں سورہ فاتحہ کا دھیان کئے رکھیں۔

(۳) جب خود قرأت کر رہی ہیں تو سورہ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رک کر سانس توڑیں، پھر دوسری آیت پڑھیں۔ کئی کئی آیتیں ایک سانس میں نہ پڑھیں۔ مثلاً الحمد للہ رب العالمین پر سانس توڑ دیں۔ پھر الرحمٰن الرحیم پر، پھر ملک یوم الدین پر۔ اسی طرح پوری سورہ فاتحہ پڑھیں۔ لیکن اس کے بعد کی قرأت میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج

نہیں۔ اور خواتین کو ہر نماز میں الحمد شریف اور سورت وغیرہ
ساری چیزیں آہستہ پڑھنی چاہئیں۔ (بہشتی زیور)

(۴) بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصہ کو حرکت نہ
دیں۔ جتنے سکون کے ساتھ کھڑی ہوں، اتنا ہی بہتر ہے۔ اگر
کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں۔
اور وہ بھی سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم۔

(۵) جسم کا سارا زور ایک پاؤں پر دے کر دوسری ٹانگ
کو اس طرح چھوڑ دینا کہ اس میں خم آجائے، نماز کے آداب
کے خلاف ہے، اس سے پرہیز کریں۔ اگر ایک پاؤں پر زور
دیں تو اس طرح کہ دوسری ٹانگ میں خم پیدا نہ ہو۔

(۶) جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش
کریں۔

(۷) کھڑے ہونے کی حالت میں نظریں سجدہ کی جگہ
پر رکھیں، ادھر ادھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں۔

رکوع میں

رکوع میں جاتے وقت ان باتوں کا خیال رکھیں۔

(۱) جب قیام سے فراغت ہو جائے تو رکوع کرنے کے لئے اللہ اکبر کہیں۔ جس وقت رکوع کرنے کے لئے جھکیں اسی وقت تکبیر کہنا بھی شروع کر دیں اور رکوع میں جاتے ہی تکبیر ختم کر دیں۔

(۲) خواتین رکوع میں معمولی جھکیں کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، مردوں کی طرح خوب اچھی طرح نہ جھکیں۔ (شامی)

(۳) خواتین گھٹنوں پر ہاتھ کی انگلیاں ملا کر رکھیں۔ مردوں کی طرح کشادہ کر کے گھٹنوں کو نہ پکڑیں اور گھٹنوں کو (ذرا آگے) کو جھکا لیں اور اپنی کہنیاں بھی پہلو سے خوب ملا کر رکھیں۔ (درمختار)

(۴) کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکیں کہ اطمینان سے تین

مرتبہ سبحان ربی العظیم کہا جا سکے۔

(۵) رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔

(۶) دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہئے، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے قریب رہنے چاہئیں۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

(۱) رکوع سے کھڑے ہوتے وقت اس قدر سیدھی ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

(۲) اس حالت میں بھی نظر سجدے کی جگہ پر رہنی چاہئے۔

(۳) بعض خواتین کھڑے ہوتے وقت کھڑی ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کر دیتی ہیں اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لئے چلی جاتی ہیں۔ ان کے ذمہ نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔ لہذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں۔ جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ

ہو جائے، سجدے میں نہ جائیں۔

سجدے میں جاتے وقت

سجدے میں جاتے وقت اس طریقہ کا خیال رکھیں:

(۱) خواتین سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جائیں۔ پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیں۔ گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

(۲) سجدے میں خواتین خوب سمٹ کر اور دبک کر اس طرح سجدے کریں کہ پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے، بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔ نیز پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دیں، جہاں تک ہوسکے انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں۔

(۳) خواتین کو کہنیوں سمیت پوری بانہیں بھی زمین پر رکھ دینی چاہئیں۔

(۴) سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گزاریں کہ تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں۔ پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھا لینا منع ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان

(۱) ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جائیں، پھر دوسرا سجدہ کریں۔ ذرا سا اٹھ کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔

(۲) خواتین پہلے سجدہ سے اٹھ کر بائیں کولہے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں اور پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لیں اور انگلیاں خوب ملا کر رکھیں۔

(۳) بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہئیں۔ اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ سبحان اللّٰہ کہا جا سکے اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں اللھم اغفرلی

وارحمنی واسترنی واجبرنی واهدنی وارزقنی پڑھا جاسکے تو بہتر ہے، لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔

دوسرا سجدہ اور اس سے اٹھنا

(۱) دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

(۲) سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہئے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی۔

(۳) سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔

(۴) اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے۔ لیکن اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔

(۵) اٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔

قعدہ میں

(۱) قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہوگا جو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۲) التحیات پڑھتے وقت جب اشہدان لا پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں اور الا اللّٰہ پر گرادیں۔

(۳) اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں، چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کرلیں، اور شہادت کو انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلی قبلہ کی طرف جھکی ہوئی ہو، بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھانی چاہئے۔

(۴) الا اللّٰہ کہتے وقت شہادت کی انگلی تو نیچے کرلیں لیکن باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی، اس کو آخر

تک برقرار رکھیں۔

سلام پھیرتے وقت

(۱) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھنے والی عورت کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

(۲) سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔ جب دائیں طرف گردن پھیر کر السلام علیکم ورحمة اللہ کہیں تو یہ نیت کریں کہ دائیں طرف جو فرشتے ہیں، ان کو سلام کر رہی ہوں اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

دعا کا طریقہ

دعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں۔ دونوں ہاتھوں کے درمیان

معمولی سا فاصلہ ہو۔ نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان فاصلہ رکھیں۔ دعا کرتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے سامنے رکھیں۔

ایک مسئلہ:۔ عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے، ان کے لئے اکیلے نماز پڑھنا ہی بہتر ہے۔ البتہ اگر گھر کے محرم افراد گھر میں جماعت کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے میں کچھ حرج نہیں، لیکن ایسے میں مردوں کے بالکل پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے، برابر ہرگز کھڑی نہ ہوں۔

ماخوذ از:۔ ''نمازیں سنت کے مطابق ادا کیجئے۔
''نمازیں درست کیجئے۔''

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

نماز کی تاکید

ٹکڑے ٹکڑے ہونے پر بھی نماز نہ چھوڑنا

حضرت عبادہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سات نصیحتیں فرمائیں، جن میں سے چار یہ ہیں۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کا شریک کسی کو نہ بناؤ۔ چاہے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں یا تم جلا دیئے جاؤ یا سولی چڑھا دیئے جاؤ۔ دوسرے یہ کہ جان کر نماز نہ چھوڑو، جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے، وہ مذہب سے نکل جاتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو کہ اس سے حق تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔ چوتھے یہ کہ شراب نہ پیو کہ وہ ساری خطاؤں کی جڑ ہے۔ (مشکوٰۃ)

نماز کی عظیم فضیلت

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ لڑائی میں جب خیبر کو